

حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

انسان کو جن نعمتوں سے سرفراز کیا گیا ہے، ان میں ایک عقل و دانائی بھی ہے، یہی عقل ہے جس نے اس کے کمزور ہاتھوں میں پوری کائنات کو مسخر کر کھا ہے اور اسی صلاحیت کی وجہ سے اللہ نے اس کو دنیا میں خلافت کی ذمہ داری سونپی ہے؛ اسی لئے اسلام میں عقل کو بڑی اہمیت حاصل ہے، قرآن مجید نے بے شمار مواقع پر مسلمانوں کو تدبیر اور تفکر کی دعوت دی ہے، تدبیر اور تفکر کی حقیقت کیا ہے؟ یہی کہ انسان جن چیزوں کا مشاہدہ کرے اور جو کچھ سنے اور جانے، عقل کا استعمال کر کے اس میں غور و فکر کرے، اور انجانی حقیقوں اور ان دینکھی سچائیوں کو جانے اور سمجھنے کی سعی کرے؛ اسی لئے قانون اسلامی کے ماہرین اور فلاسفہ نے لکھا ہے کہ شریعت کے تمام احکام بنیادی طور پر پانچ مقاصد پر مبنی ہیں، دین کی حفاظت، جان کی حفاظت، مال کی حفاظت اور عقل کی حفاظت، گویا عقل اور فکر و نظر کی قوت کو برقرار رکھنا اور اسے خلل اور نقصان سے محفوظ رکھنا اسلام کے بنیادی مقاصد میں سے ایک

- ہے

چنانچہ اسلام میں جن کاموں کی شدت کے ساتھ مذمت کی گئی ہے اور جن سے منع فرمایا گیا ہے، ان میں ایک نشرہ کا استعمال بھی ہے، قرآن مجید نہ صرف یہ کہ اس کو حرام بلکہ ناپاک قرار دیا ہے (المائدۃ: ۹۰)؛ کیوں کہ انسان کا سب سے اصل جوہر اس کا اخلاق و کردار ہے، نشرہ انسان کو اخلاقی پاکیزگی سے محروم کر کے گندے افعال اور ناپاک حرکتوں کا مر تکب کرتی ہے اور روحانی اور باطنی ناپاکی ظاہری ناپاکی سے بھی زیادہ انسان کے لئے مضرت رسائی ہے، احادیث میں بھی اس کی بڑی سخت و عید آئی ہے اور بار بار آپ انے پوری صفائی اور وضاحت کے ساتھ اس کے حرام اور گناہ ہونے کو بتایا ہے، آپ انے ارشاد فرمایا کہ ہر نشرہ اور چیز حرام ہے، (بخاری عن عائشہ، حدیث نمبر: ۵۵۸۵) حضرت جابر بن عبد اللہ سے آپ اکار شاد مردی ہے کہ جس شیء کی زیادہ مقدار نشرہ کا باعث ہو، اس کی کم مقدار بھی حرام ہے (ترمذی، حدیث نمبر: ۱۸۶۵) یہ نہایت اہم بات ہے؛ کیوں کہ عام طور پر نشرہ کی عادت اسی طرح ہوتی ہے کہ معمولی مقدار سے انسان شروع کرتا ہے اور آگے بڑھتا جاتا ہے، یہاں تک کہ بعض اوقات اتنا آگے بڑھ جاتا ہے کہ زہر آمیزا نجکشن کے بغیر اس کی تسکین نہیں ہوتی

نشہ کے جو نقصانات ہیں، وہ ظاہر ہیں، اس کا سب سے بڑا نقصان تو خود اس شخص کی صحت کو پہنچتا ہے، اطیاء اس بات پر متفق ہیں کہ شراب اور منشیات ایک ستر فتار زہر ہے، جو آہستہ آہستہ انسان کے جسم کو کھو کھلا اور عمر کو کم کرتا جاتا ہے، انسان کی زندگی اس کے لئے ایک امانت ہے، انسان کے وجود سے نہ صرف اس کے؛ بلکہ سماج کے بہت سے اور لوگوں کے حقوق بھی متعلق ہیں، نشہ کا استعمال اس امانت میں خیانت کرنے کے مترادف ہے، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نشہ آور اشیاء کے ساتھ ساتھ ایسی چیزوں سے بھی منع فرمایا، جو جسم کے لئے ”فتور“ کا باعث بنتی ہوں، یعنی ان سے صحت میں خلل واقع ہوتا ہو؛ چنانچہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مردی ہے: ”نہیں رسول اللہ عن کل مسکرو مفتر“۔ (ابوداؤد، حدیث نمبر ۳۶۸۶)

مشیات کے نقصانات کا دوسرا پہلو مالی ہے، سیال مشیات ہوں یا جامد، قابل لحاظ قیمت کی حامل ہوتی ہیں، شراب کی ایک بوتل اتنی تیزی ہوتی ہے کہ خط غربت سے نیچے زندگی بس رکنے والے لوگوں کا ایک کنبہ اس سے اپنی ایک وقت کی روٹی روزی کا سامان کر لیتا ہے، یہ تو معمولی نشہ آور اشیاء کا حال ہے، بعض مشیات تو اتنی تیزی ہیں کہ ایک کیلو کی قیمت ایک کروڑ روپے ہوتی ہے، ہماری حکومت ایک مہلوک کے لئے ایک لاکھ روپے ایکس گریشیاڑی تیزی ہے، اس طرح آپ کہہ سکتے ہیں کہ ایک کیلو ہیر و نک کی قیمت ایک سو انسانوں کے برابر ہے، اس سے ہمارے عہد میں انسانی وجود کی ناقدری اور صحت و اخلاق کے لئے مغرب اشیاء کی ”قدرو قیمت“ کا مقابل کر سکتے ہیں!

پھر مشیات کا استعمال تو آدمی اپنے اختیار سے شروع کرتا ہے؛ لیکن جب وہ گرفتار بلا ہو جاتا ہے تو آپ اپنے قابو میں نہیں رہتا، وہ اضطراراً مشیات کے خریدنے اور استعمال کرنے پر گویا مجبور ہوتا ہے، چاہے کھانے کو دور ٹی میسر نہ ہو، گھر کے لوگ بھوک اور فاقہ سے گزار رہے ہوں، علاج کے لئے پیسے میسر نہ ہوں؛ لیکن جو اس عادت کا اسیر ہو گا، وہ انسانی ضروریات کو پس پشت ڈال کر پہلے اپنی اس خونے بد کو پورا کرنے کی کوشش کرے گا، اس لئے اسرا ف اور فضولی خرچی کا یہ بہت بڑا محرك ہے، نشہ خوری نے خاندان کے خاندان کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے، بڑی بڑی جائدیں اور پُر شکوہ حولیاں اس خود خرید زہر کے عوض کوڑی کی قیمت یک چکی ہیں

مشیات کی مضر توں کا سماجی پہلو یہ ہے کہ انسان ایک سماجی حیوان ہے جس سے مختلف لوگوں کے حقوق اور ذمہ داریاں متعلق ہیں، ایک شخص باپ ہے تو اسے اپنے بچوں کی پرورش و پرداخت کرنی ہے، نہ صرف اس کے روزمرہ کی کھانے پینے کی ضروریات کو پورا کرنا ہے؛

بلکہ اس کی تعلیم کی بھی فکر کرنی ہے، وہ بیٹا ہے تو اسے اپنے بوڑھے ماں باپ اور اگر خاندان کے دوسرے بزرگ موجود ہوں تو ان کی پرورش کا بار بھی اٹھانا ہے، شوہر ہے تو یقیناً بیوی کے حقوق اس سے متعلق ہیں، بھائی ہے تو چھوٹے بھائی بہنوں کی پرورش اور شادی بیاہ کافر نصہ اسی کے کاندھوں پر ہے، نشہ انسان کو اپنے گرد و پیش سے بے خبر اور غافل بنادیتا ہے، اور اس بد مسٹی میں نہ اس کو لوگوں کے حقوق یاد رہتے ہیں، نہ اپنے فرائض و واجبات، بعض اوقات تو وہ ایسی حرکت کر بیٹھتا ہے کہ اپنے ساتھ دوسروں کی زندگی بھی تباہ و بر باد کر دے، جیسے طلاق کے واقعات ہیں، طلاق کے بہت سے واقعات بالخصوص دیہی علاقوں میں اسی نوعیت کے ہوتے ہیں، جس کا

- خمیازہ اسے بھی بھگلتنا پڑتا ہے اور اس سے زیادہ اس کی بیوی اور بچوں کو

شراب کے نقصانات کا سب سے اہم پہلو اخلاقی ہے، نشہ کی بد مسٹی انسان سے ناکردنی کرایتی ہے اور ناگفتی کھوادیتی ہے، قتل، عصمت ریزی، ظلم و زیادتی، سب و شتم اور ہذیان گوئی باعزت لوگوں کی بے توقیری، کون سی بات ہے جو انسان نشہ کی حالت میں نہ کرتا ہو؟ ہوش کی کیفیت میں جس سے آنکھ ملانے کی بھی جرأت نہیں ہوتی، نشہ کی حالت میں اس پر ہاتھ اٹھادیں بھی قابل تجربہ نہیں، اور معتدل حالت میں تہائی میں بھی زبان پر جن باتوں کالانا گراں خاطر ہو، نشہ کی حالت میں انسان اس سے زیادہ لخش اور خباثت آمیز گفتگو بے تکلف کرتا ہے، اسی لئے نشہ صرف برائی ہی نہیں؛ بلکہ برا یوں کی جڑ ہے اور محض ایک گناہ ہی نہیں؛ بلکہ سینکڑوں گناہوں کا

- سرچشمہ ہے

اسی لئے پیغمبر اسلام نے شراب کو ”ام النجائب“، یعنی برا یوں کی جڑ (نسائی: ۵۶۶) اور ”ام الفواحش“، یعنی بے حیا یوں کی جڑ قرار دیا ہے، (ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۳۲۷) شراب کی اخلاقی قبحتوں کی اس سے بہتر کوئی تعبیر نہیں ہو سکتی، ایک موقعہ پر آپ نے ارشاد فرمایا: کہ جیسے درخت سے شاخیں پھوٹتی ہیں، اسی طرح شراب سے برا یا۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۳۳۷)

(عن خباب)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں ایک واقعہ بھی بیان فرمایا کہ ایک خوبصورت عورت نے اپنے پاس شراب رکھی اور ایک بچہ کو رکھا اور ایک شخص کو مجبور کیا کہ وہ تین میں سے ایک برائی کم سے کم ضرور کرے، یا تو وہ اس عورت کے ساتھ بد کاری کرے، یا اس

بچہ کو قتل کر دے، یا شراب پئے، اس شخص نے سوچا کہ شراب بینا ان تینوں میں کمتر ہے؛ چنانچہ اس نے شراب پی لی؛ لیکن اس شراب ۵۶۶ : نے بالآخر یہ دونوں گناہ بھی اس سے کرالئے۔ (نسائی)

غرض نشہ جسمانی، مالی، سماجی اور اخلاقی ہر پہلو سے انتہائی مضرت رساں چیز ہے، اس وقت نوع بنوں منشیات کی کثرت اور اس کے استعمال میں جو عموم پیدا ہو رہا ہے وہ حد درجہ تشویش ناک بات ہے، لوگوں نے منشیات کو نئے نئے خوبصورت نام دے دئے ہیں، لیکن چاکلیٹ اور مختلف دوسری اشیاء کے ساتھ نشہ کا نام لئے بغیر تھوڑا تھوڑا نشہ آور اجزاء کا طلبہ اور نوجوانوں کو عادی بنایا جاتا ہے، اور یہی چیزان کو آئندہ منشیات کا باضابطہ خوگزندگی میں ذہنی اور قلبی سکون سے محروم ہیں، اس لئے چند ساعت کے سکون کے لئے نشہ کرتے ہیں لیکن اس کو شراب کا نام نہیں دیں گے: ”یسمون خابغیر اسحہا“ (نسائی، حدیث نمبر: ۵۶۵۸) نیز حضرت عبد اللہ بن عباس ص سے مردی ہے کہ جس نے کسی کم عمر لڑکے کو شراب پلائی، جس کو حلال و حرام کا شعور نہیں، تو اللہ پر ضروری ہے کہ قیامت کے دن اسے لکھنا ہے۔ (جمع الغواہ ۲۷۹)

مغربی ملکوں میں شراب کی کثرت کی ایک اہم وجہ خاندانی نظام کا بکھرا و بھی ہے، خاندانی روابط کے کمزور پڑھ جانے اور رشتہوں کے بکھر جانے کے باعث لوگ اپنی خیز زندگی میں ذہنی اور قلبی سکون سے محروم ہیں، اس لئے چند ساعت کے سکون کے لئے نشہ کرتے ہیں کہ کچھ تو قلب کا بوجھ ہلاکا ہو، مشرقی معاشرہ میں زیادہ تر یہ چیز بغیر سمجھے بوجھے مغرب کی نقل اور فیشن کی دین ہے، اب جرائم پیشہ اور مافیا گروہوں نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو نشہ کا عادی بناؤ کر ان کا استھصال کرتا ہے، ان کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے آکر بناتا ہے اور ان سے نشہ کی تھوڑی مقدار کے عوض قتل و راہزنی، چوری اور عصمت فروشی کے کام لیتا ہے، تعلیم گاہوں میں منشیات کا بڑھتا ہوا راجحان ستم بالائے ستم اور نقصان بالائے نقصان کا مصدقہ ہے۔

اس برائی سے سماج کو بچانے کی تدبیر یہی ہے کہ ایک طرف لوگوں کو نشہ کے نقصانات کے بارے میں باشعور کیا جائے اور اس کے نقصانات سے ہر سطح پر آگاہ کیا جائے، دوسری طرف ان اسباب پر روک لگائی جائے جو منشیات کے پھیلنے میں مدد و معاون ہیں، اگر شراب بیچنے کے پر مٹ بھی جاری کئے جائیں اور دوسری طرف شراب سے منع بھی کیا جائے تو یہ تو ایک مذاق ہو گا، جہاں قدم قدم پر شراب کی دکانیں کھلی ہوں، ہوٹلوں میں شراب بیچی، خریدی جاتی ہو، سرکاری تقریبات میں جام و سبو پیش کئے جاتے ہوں، وہاں

شراب کی برائی کیوں کر لوگوں کے ذہن میں رائج ہو سکے گی اور کیسے سماج کو اس لعنت سے نجات حاصل ہوگی؟ اسی لئے رسول اللہ انے شراب کے سلسلہ میں دس آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے: نچوڑنے والے پر، نچوڑوانے والے پر، پینے والے پر، اٹھا کر لے جانے والے پر، اس پر جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے، ساقی پر، بیچنے والے پر، اس کی قیمت کھانے والے پر، خریدنے والے پر اور اس شخص پر جس کے لئے خرید کی جائے (ترمذی، حدیث نمبر: ۱۲۹۵) — اس سے بڑی بد قسمتی اور کیا ہو گی کہ ملک کے حکمراء اور ارباب اقتدار سرتاپ اس کی مضر توں سے واقف ہیں، ملک کے دستور کے رہنماؤصول میں بھی کامل شراب بندی کا ہدف رکھا گیا ہے، گجرات اور بہار کی ریاستوں نے شراب بندی نافذ کر کے ایک اچھی مثال قائم کی ہے، متعدد آندرہ اپر دیش میں بھی آنجھانی اینٹی آرنے شراب بندی نافذ کی تھی، جس کو بعد کی حکومتوں نے ختم کر دیا، حکومتیں اس لئے اس پر پابندی لگانے کے حق میں نہیں ہیں کہ اس کی تجارت سے حکومت کو اپنی شاہ خرچیوں اور ارباب اقتدار کو اپنی عشرت کو شیوں کے لئے ڈھیر سارا ٹیکس وصول ہو سکتا ہے؟

(بصیرت فچر س)